AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

مصنوعی ذہانت کے ذریعے اقبال کی نظم ”مسجدِ قرطبہ“ کا کارپس لسانیات کی رو سے تجزیہ

IQBAL POEM "MASJID-E-QURTABA" CORPUS LINGUISTIC ANALYSIS VIA AI TOOL

امتیاز احمد

پی۔ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اردو اسلامیہ کالج یونی ورسٹی پشاور

imtiazsharib@gmail.com

ڈاکٹر شہاب الدین

لیکچرار، شعبہ اردو جامعہ اسلامیہ پشاور

shabuddin@icp.edu.pk

حمید اللہ

اسسٹنٹ پروفیسر آف اردو گورنمنٹ کالج آف منیجمنٹ سائنسز نمبر ون بنوں

Abstract

This article presents a corpus-linguistic analysis of Allama Muhammad Iqbal's long poem "Masjid-e-Qurtaba" using modern Artificial Intelligence (AI) tools. Through the scientific methodology of corpus linguistics, the research examines word frequency, collocations, repetition patterns, keywords, semantic fields, metaphorical and syntactic structures within the poem. The analysis reveals that concepts such as love (Ishq), time, and the ideal believer (Mard-e-Momin) occupy central positions, while the use of Arabic and Persian vocabulary enriches the linguistic style with grandeur and semantic depth. The poem's oratorical tone, dialogic elements, and repetitive structures enhance its cognitive and aesthetic impact. Corpus-based findings demonstrate that "Masjid-e-Qurtaba" is not only representative of Iqbal's philosophical vision but also an exemplary model of linguistic experimentation and creative innovation in Urdu poetry. This study highlights the potential of AI-assisted tools for exploring new research avenues in digital Urdu linguistics.

کلیدی الفاظ: علامہ محمد اقبال، کارپس لسانیات، اے۔آئی AI، مسجدِ قرطبہ، کارپس، کارپورہ، اردو سائنسی تحقیق

کارپس لسانیات جدید لسانی تحقیق کا ایک اہم اور مؤثر میدان ہے جس نے زبان کے مطالعے کے طریقہ کار کو بنیادی طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ماضی میں لسانیات زیادہ تر نظریاتی اور تجریدی مباحث تک محدود تھی، لیکن کارپس لسانیات نے زبان کے حقیقی استعمال (real language use) کو تحقیق کا مرکز بنا دیا۔اس طریقہ کار میں زبان کے بڑے متنی ذخائر (corpora) کو کمپیوٹر کی مدد سے تجزیہ کر کے زبان کے قواعد، معانی، اسلوب اور استعمال کے مختلف پہلوؤں کو سمجھا جاتا ہے۔کارپس لسانیات کی اہمیت اس بات میں مضمر ہے کہ یہ زبان کے بارے میں محض مفروضات قائم کرنے کے بجائے حقیقی لسانی شواہد کی بنیاد پر نتائج اخذ کرتی ہے۔اسی وجہ سے اسے جدید لسانیات میں ایک اہم سائنسی طریقۂ کار سمجھا جاتا ہے۔کارپس لسانیات کی تعریف کے بارے میں ماہرینِ لسانیات میں مکمل اتفاق نہیں پایا جاتا۔بعض اسے ایک طریقہ کار قرار دیتے ہیں تو بعض اسے نظریاتی نقطۂ نظر یا لسانیاتی مکتبِ فکر سمجھتے ہیں، جب کہ بعض اسے لسانیات کی ایک مستقل علمی شاخ تصور کرتے ہیں۔Edward Finegan کے مطابق:

''Corpus linguistics is the term used for compiling collections of texts and using them to probe language use.''[1]

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

یعنی کارپس لسانیات وہ اصطلاح ہے جس سے مراد زبان کے متون کے ذخیرے کو مرتب کرنا اور ان کی مدد سے زبان کے استعمال کا تجزیہ کرنا ہے۔ تاہم بعد کے محققین نے اس تعریف کو مزید وسعت دی اور واضح کیا کہ کارپس لسانیات میں صرف متون کا مجموعہ تیار کرنا کافی نہیں بلکہ ان متون کو ایک منظم اور اصولی طریقے سے جمع کرنا اور جدید کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی مدد سے ان کا تجزیہ کرنا بھی ضروری ہے۔

ماہرِ لسانیات Geoffrey Leech کے مطابق:

> "computer corpus linguistics defines not just a newly emerging methodology for studying language, but a new research enter- prise, and in fact a new philosophical approach to the subject"2

لیچ نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ کمپیوٹر پر مبنی کارپس لسانیات نہ صرف زبان کے مطالعے کا ایک نیا طریقہ ہے بلکہ ایک نیا تحقیقی میدان اور فلسفیانہ نقطۂ نظر بھی ہے۔

کارپس (Corpus) سے مراد کسی زبان کے حقیقی اور مستند متون کا ایسا منظم اور باقاعدہ مجموعہ ہے جسے کسی خاص لسانی یا تحقیقی مقصد کے تحت جمع کیا جاتا ہے۔ اس ذخیرے میں زبان کے وہ نمونے شامل کیے جاتے ہیں جو عملی زندگی میں بولے یا لکھے جاتے ہیں۔ اس لیے اسے زبان کے اصل استعمال کی نمائندگی کرنے والا مواد سمجھا جاتا ہے۔ کارپس عام طور پر مختلف ذرائع مثلاً کتابیں، اخبارات، رسائل، ناول، افسانے، تقاریر، مکالمات اور دیگر تحریری یا تقریری متون سے جمع کیا جا سکتا ہے۔ مواد کو ایک منظم طریقے سے ترتیب دے کر کمپیوٹر میں محفوظ کیا جاتا ہے تاکہ اس کا تجزیہ جدید سافٹ ویئر کی مدد سے کیا جا سکے۔ کارپس کی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ زبان کے بارے میں تحقیق کو قیاس اور ذاتی اندازوں کی بجائے حقیقی شواہد اور مستند مثالوں کی بنیاد پر ممکن بناتا ہے۔ جب کسی زبان کے ہزاروں یا لاکھوں جملے اور الفاظ ایک ہی ذخیرے میں موجود ہوں تو محققین اس بات کا مطالعہ کر سکتے ہیں کہ الفاظ کس حد تک استعمال ہوتے ہیں، کن الفاظ کے ساتھ زیادہ آتے ہیں، جملوں کی ساخت کیا ہے اور مختلف سیاق وسباق میں معنی کیسے بدلتے ہیں۔ اس طرح کارپس زبان کے عملی استعمال کو سمجھنے اور اس کے مختلف لسانی پہلوؤں کو واضح کرنے کا ایک اہم ذریعہ بن جاتا ہے۔

کارپورا (Corpora) دراصل کارپس کی جمع ہے اور اس سے مراد ایسے متعدد متنی ذخیرے ہیں جو مختلف زبانوں، اصناف یا موضوعات کے مطابق تیار کیے گئے ہوں۔ جب ایک سے زیادہ کارپس موجود ہوں تو انہیں مجموعی طور پر کارپورا کہا جاتا ہے۔ ہر کارپس عام طور پر کسی مخصوص مقصد کے لیے تیار کیا جاتا ہے، اس لیے مختلف کارپس اپنے مواد، ساخت اور حجم کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر کسی کارپس میں صرف ادبی متون شامل ہو سکتے ہیں جبکہ کسی دوسرے میں اخباری زبان یا روزمرہ گفتگو کے نمونے شامل کیے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح بعض کارپورا کسی ایک زبان کے مطالعے کے لیے بنائے جاتے ہیں جبکہ بعض میں مختلف زبانوں کے متون شامل ہوتے ہیں تاکہ تقابلی مطالعہ کیا جا سکے۔ متعدد کارپورا کی موجودگی محققین کو یہ سہولت فراہم کرتی ہے کہ وہ مختلف متنی ذخائر کا آپس میں تقابل کریں اور زبان کے استعمال میں پائے جانے والے فرق اور مماثلتوں کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ اس طرح کارپورا کا تصور دراصل لسانی تحقیق کے دائرے کو وسیع بناتا ہے اور محقق کو مختلف زاویوں سے زبان کے مطالعے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ کارپس لسانیات خود کو ایک سائنسی طریقۂ تحقیق کے طور پر پیش کرتی ہے کیونکہ اس میں درج ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں:

تجرباتی تحقیق

مقداری اور شماریاتی تجزیہ

قابلِ تصدیق نتائج

حقیقی لسانی ڈیٹا کا استعمال

کارپس لسانیات میں طریقۂ تحقیق

کارپس لسانیات میں تحقیق کے لیے عموماً درج ذیل مراحل اختیار کیے جاتے ہیں:

1۔ کارپس کی تیاری

اس مرحلے میں زبان کے متون کو ایک منظم منصوبے کے تحت جمع کیا جاتا ہے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

2۔ڈیٹا کی ڈیجیٹلائزیشن

تمام متون کو کمپیوٹر کے قابلِ استعمال فارمیٹ میں منتقل کیا جاتا ہے۔

3۔اینوٹیشن اور ٹیگنگ

متون کو نحوی اور معنوی معلومات کے ساتھ نشان زد کیا جاتا ہے۔

4۔شماریاتی تجزیہ

کمپیوٹر پروگراموں کی مدد سے الفاظ، جملوں اور تراکیب کے استعمال کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

اس مقصد کے لیے مختلف سافٹ ویئر استعمال کیے جاتے ہیں جیسے:

WordSmith Tools

AntConc

Chat gpt

یہ سافٹ ویئرز الفاظ کی تکرار، ہم جوڑ الفاظ اور دیگر لسانی نمونوں کو ظاہر کرنے میں مدد دیتے ہیں۔جدید دور میں کارپس لسانیات کا استعمال کئی نئے میدانوں جیسے لسانی تدریس، لغت نویسی، ترجمہ نگار، سماجی لسانیات، ادبی تجزیہ اور میڈیا ڈسکورس کا مطالعہ میں ہو رہا ہے۔اسی وجہ سے کارپس لسانیات کو آج ڈیجیٹل ہیومینٹیز کا ایک اہم حصہ بھی سمجھا جاتا ہے۔

"مسجد قرطبہ" کا کارپس لسانیاتی تجزیہ:

علامہ محمد اقبال نے اپنی طویل نظموں میں زبان کو اظہارِ خیال کے ساتھ ساتھ فکری، جمالیاتی اور معنویت سے بھرپور تخلیقی آلہ بنایا۔ان کی طویل نظموں میں عربی، فارسی اور اردو الفاظ کا امتزاج ملتا ہے جس سے زبان میں وقار اور معنوی وسعت پیدا ہوتی ہے۔اقبال نے روایتی شعری اسلوب کو برقرار رکھتے ہوئے اس میں نئی تراکیب، استعارات اور علامتیں شامل کیں۔ان کے ہاں قرآنی اسالیب اور صوفیانہ اصطلاحات کا استعمال کثرت سے پائے جاتے ہیں۔۔اقبال کی لسانی جدت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ پیچیدہ فلسفیانہ تصورات کو شعری زبان میں اس طرح پیش کرتے ہیں کہ معنی کی گہرائی بھی قائم رہتی ہے اور شعریت بھی متاثر نہیں ہوتی۔ان کی طویل نظموں میں خطیبانہ آہنگ، سوالیہ انداز، مکالماتی طرزِ بیان اور تکرار جیسی اسلوبیاتی خصوصیات زبان کو زیادہ مؤثر بناتی ہیں۔اقبال کے یہاں الفاظ و معنی کی وحدت کے بارے سید عابد علی عابد لکھتے ہیں:

> "الفاظ و معانی میں مطابقت پیدا کرنے کے لیے دل بیدار اور چشمِ بینا کی ضرورت ہے۔اقبال کی نگاہ ایسی دورس ہے کہ گویا لفظ کے سینے میں اتر جاتی ہے اور اس کے رمام امکانات کو ٹٹول لیتی ہے۔پھر جب وہ اپنے مطلب کو اپنے منتخب الفاظ میں ادا کرتا ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ گویا اس مطلب کے لیے یہی الفاظ وضع کیے گئے تھے اور اب ان میں ذرا سا ترمیم و تغیر کیا گیا تو معانی کے لطیف ترین پہلو تشنہ اظہار رہ جائیں گے"[3]

اسی طرح اقبال نے نئی تشبیہوں اور استعارات کے ذریعے اردو شاعری میں اظہار کے نئے امکانات پیدا کیے۔اس طرح ان کی طویل نظمیں محض فکری اظہار نہیں بلکہ لسانی تجربات کا ایک بھرپور نمونہ بھی ہیں۔

"مسجد قرطبہ" اقبال کی ایک اہم اور طویل نظم ہے جس میں ان کے لسانی تجربات اپنی پوری قوت کے ساتھ نمایاں ہوتے ہیں۔اس نظم میں اقبال نے نہایت بلند آہنگ، پر شکوہ اور خطیبانہ زبان استعمال کی ہے جو اسلامی تہذیب کی عظمت اور روحانی وقار کو اجاگر کرتی ہے۔ نظم میں عربی اور فارسی تراکیب کا استعمال کثرت سے ملتا ہے جس سے اس کے اسلوب میں شان و شوکت پیدا ہوتی ہے۔اقبال نے اس نظم میں وقت، تاریخ اور تہذیب کے تصورات کو علامتی اور استعاراتی انداز میں بیان کیا ہے۔ نظم کی زبان

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

میں موسیقیت، تکرار اور جذباتی شدت پائی جاتی ہے جو قاری کو فکری اور جمالیاتی سطح پر متاثر کرتی ہے۔ مسجد قرطبہ نہ صرف اقبال کے فکری وژن کی نمائندہ نظم ہے بلکہ ان کے لسانی اور اسلوبیاتی تجربات کا ایک اہم نمونہ بھی ہے۔ بصیرہ عنبرین لکھتی ہیں:

> "اقبال کے لفظیاتی شعور اور لفظ و معنی کی اس مطابقت نے انھیں ایک ایسی شعری زبان کی تشکیل میں مدد دی ہے، جو خالصتاً انھی سے منسوب ہے۔ ان کی شعری زبان کے متعدد ایسے خصایص ہیں جو نہ ماقبل کی شاعری میں دکھائی دیتے ہیں اور نہ ہی ان کے معاصر شعرا کے ہاں اس طور پر نمود کرتے ہیں" 4

ذیل میں علامہ محمد اقبال کی نظم "مسجدِ قرطبہ" کا اے آئی ٹولز کی مدد سے کارپس لسانیات (Corpus Linguistics) کی روشنی میں تجزیہ پیش کیا جا رہا ہے جس سے یہ معلوم ہو گا کہ متن میں کن الفاظ، تصورات اور لسانی پیٹرنز کی تکرار اور ساخت کس طرح معنی پیدا کرتی ہے۔ کارپس لسانیات میں عام طور پر تکرار، کلیدی الفاظ، لفظی ربط، سیاقی استعمال اور معنویت کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ ذیل میں اس نظم کا تفصیلی تجزیہ پیش ہے۔

مسجد قرطبہ کا کارپس لسانیاتی تجزیہ

1۔ لفظی تکرار (Word Frequency Analysis)

کارپس لسانیات کے مطابق کسی متن میں زیادہ استعمال ہونے والے الفاظ اس کے بنیادی موضوعات کو ظاہر کرتے ہیں۔

اس نظم میں نمایاں الفاظ کی تکرار درج ذیل معنوی دائرے بناتی ہے:

تصور	مفہوم	لفظ
حیات اور تخلیق	روحانی قوت	عشق
کائناتی گردش	وقت	زمانہ / روز و شب
اسلامی شخصیت	مثالی انسان	مردِ مومن
تخلیقی جدوجہد	قربانی	خونِ جگر
عارضی و دائمی	فلسفۂ وجود	فنا / بقا
روحانیت	الوہیت	خدا / اللہ [5]

مثال:

"عشق ہے اصلِ حیات، موت ہے اس پر حرام"

یہاں عشق کا لفظ بار بار آکر نظم کا بنیادی نظریہ واضح کرتا ہے۔

کارپس کے لحاظ سے یہ نظم عشق، وقت اور مردِ مومن کے تصورات کے گرد گھومتی ہے۔

2۔کلیدی الفاظ(Keyword Analysis)

کارپس لسانیات میں Keywords وہ الفاظ ہوتے ہیں جو عام زبان کے مقابلے میں متن میں زیادہ استعمال ہوں۔

اس نظم کے نمایاں کلیدی الفاظ:

عشق

زمانہ

مردِ خدا

خونِ جگر

انقلاب

اذان

مسجد[6]

مثال

"نقش ہیں سب ناتمام خونِ جگر کے بغیر"

یہاں خونِ جگر تخلیق اور قربانی کی علامت ہے۔

3۔لفظی اشتراک(Collocation Analysis)

Collocation کا مطلب ہے کہ کون سے الفاظ اکٹھے استعمال ہوتے ہیں۔

عشق کے ساتھ آنے والے الفاظ

معنی	لفظی جوڑا
زندگی کی بنیاد	عشق + اصلِ حیات
روحانی قوت	عشق + دمِ جبرئیل
نبوی روحانیت	عشق + دلِ مصطفیٰ
طاقتور قوت	عشق + سیل[7]

مردِ مومن کے ساتھ

لفظی جوڑا	مفہوم
مردِ مومن + اذان	اسلامی شناخت
مردِ مومن + یقین	ایمان
مردِ مومن + عمل [8]	کردار

یہ Collocations ظاہر کرتے ہیں کہ اقبال کے ہاں عشق اور ایمان ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔

4۔معنوی میدان(Semantic Field Analysis)

کارپس لسانیات میں Semantic Field سے مراد ایسے الفاظ کا مجموعہ ہے جو ایک ہی معنیاتی دائرے سے تعلق رکھتے ہوں۔

1۔وقت

روزوشب

زمانہ

عصر

ازل

یہ الفاظ وقت کی فلسفیانہ گردش کو ظاہر کرتے ہیں۔

2۔روحانیت

عشق

خدا

اذان

جبرئیل

مصطفیٰ

یہ الفاظ نظم کو صوفیانہ اور مذہبی فضا دیتے ہیں۔

3۔جدوجہد

خونِ جگر

انقلاب

شمشیر

عمل

یہ الفاظ عملی زندگی اور جدوجہد کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

4۔تکراری ساخت(Repetition Pattern)

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اقبال نے شعوری طور پر تکراری اسلوب استعمال کیا ہے۔

مثال

"سلسلۂ روز و شب"

یہ مصرع مسلسل کئی بار آتا ہے۔

کارپس تجزیہ

یہ Anaphora (ابتدائی تکرار) ہے جس سے:

- وقت کی تسلسل
- کائناتی حرکت

کا تصور پیدا ہوتا ہے۔[9]

5۔ ضمیری ساخت (Pronoun Analysis)

نظم میں ضمیروں کا استعمال بھی معنی پیدا کرتا ہے۔

ضمیر	معنی
میں	شاعر
تو	مسجد قرطبہ
وہ	مردِ مومن

یہ خطابی اسلوب پیدا کرتا ہے۔

6۔ نحوی ساخت (Syntactic Pattern)

نظم میں جملوں کی تین بڑی ساختیں ہیں:

1۔ بیانیہ جملے

فلسفیانہ بیان

مثال

"آنی و فانی تمام معجزہ ہائے ہنر"

2۔ خطابی جملے

مسجد سے خطاب

مثال

"اے حرم قرطبہ"!

3۔ سوالیہ جملے

فکری سوال

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

مثال

"کون سی وادی میں ہے عشقِ بلاخیز کا قافلہ؟"[10]

7۔استعارہ جاتی کارپس(Metaphorical Patterns)

اقبال نے کئی استعاراتی پیٹرنز استعمال کیے ہیں۔

معنی	استعارہ
طاقت	عشق = سیل
حرکت	زمانہ = دریا
اسلامی تہذیب	مسجد = فن کا معجزہ

8۔ بین المتنی حوالہ(Intertextuality)

نظم میں اسلامی تاریخ اور مذہب کے حوالے بھی موجود ہیں۔

مثلاً

جبرئیل

مصطفیٰ

کلیم

خلیل

یہ تلمیحات نظم کو اسلامی تہذیب سے جوڑتے ہیں۔

9۔ نظریاتی کارپس(Ideological Pattern)

کارپس کے مطابق نظم میں تین بنیادی نظریات سامنے آتے ہیں۔

1۔ عشق کا فلسفہ

زندگی کی اصل قوت

2۔مردِ مومن

اسلامی انسان کا تصور

3۔انقلاب

قوموں کی بقا کا ذریعہ[11]

نتیجہ(Conclusion)

کارپس لسانیاتی تجزیہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ:

1۔ نظم کا بنیادی لفظ عشق ہے۔

2۔وقت اور تاریخ کا تصور بار بار ظاہر ہوتا ہے۔

3۔مردِ مومن کا کردار مرکزی ہے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

4۔اسلامی تہذیب اور روحانیت نظم کا بنیادی فریم ہے۔[12]

حوالہ جات

---

[1] Edward Finnegan ,language: its use and structure, Thomson Wadsworth ,2008,p24

[2] Geoffrey Leech,. Corpora and theories of linguistic performance. In J. Svartvik (ed.), 1992. p106

[3] سید عابد علی عابد، نفائس اقبال، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، (مرتبہ) شیما مجید، طبع اول، 1990ء، ص 28،29

[4] بصیرہ عنبرین، اقبال کی اردو شاعری فنی محاسن کا تحقیقی و لسانی مطالعہ، مقالہ برائے پی۔ایچ۔ڈی اردو، پنجاب یونیورسٹی، اورینٹل کالج لاہور، 2006، ص 506

5

6

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

7

8

9

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

10

11

12